Open Access
Al Khadim Research Journal
Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235
ISSN (PRINT): 2710-0227

ARJICC, Vol: 7, Issue: 1,
January to March 2026
DOI: 10.53575/arjicc.u20-v2.2(21)318-330
http://arjicc.com/index.php/arjicc

عصر حاضر میں خاندانی نظام کو درپیش مسائل اور اسلامی حل: ایک تحقیقی مطالعہ

Contemporary Challenges Facing the Family System and Islamic Solutions: A Research Study

Dr. Shazia Rashid Abbasi *
Dr. Farah Jabeen **

Abstract
The family is the fundamental unit of human society and the cornerstone of building a stable, peaceful, and dignified community. Islam establishes the family system on the principles of love, mercy, justice, mutual cooperation, and responsibility, while clearly defining the rights and obligations of each family member. The Holy Qur'an and the Sunnah of the Prophet Muhammad (peace be upon him) place great emphasis on marriage, respect for parents, the moral and religious upbringing of children, maintaining kinship ties, good marital relations, and family stability, as the family serves as the primary institution for the development of human character, personality, and moral values. However, in the contemporary era, the family system is confronted with numerous social, economic, cultural, and technological challenges. The decline of religious and moral values, the increasing rate of divorce, domestic violence, economic pressures, unemployment, the excessive use of social media, the influence of Western culture, individualism, the growing gap between parents and children, neglect of the elderly, and the weakening of family ties have significantly undermined family stability. As a result, not only is the family institution adversely affected, but society as a whole also experiences moral, psychological, and social crises. Islam offers a comprehensive, balanced, and practical solution to these challenges. In the light of the Qur'an and Sunnah, strengthening religious and moral education, facilitating marriage, ensuring the fulfillment of mutual rights and responsibilities between spouses, respecting parents, providing effective upbringing for children, promoting patience, consultation, justice, benevolence, maintaining kinship ties, encouraging the responsible use of modern communication technologies, and fostering a sense of social responsibility are among the essential means of preserving family stability. The practical implementation of these Islamic teachings at the individual, familial, and societal levels can effectively address most of the challenges confronting the contemporary family system and contribute to the establishment of a society characterized by love, peace, justice, brotherhood, and mutual respect.

Keywords: Family System, Contemporary Challenges, Islamic Solutions, Family Stability, Moral Values, Qur'an and Sunnah

خاندان انسانی معاشرے کی اولین اور بنیادی اکائی ہے، جس پر ایک صالح، پرامن اور مستحکم معاشرے کی تعمیر کا انحصار ہوتا ہے۔ اسلام نے خاندانی نظام کو غیر معمولی اہمیت دیتے ہوئے اسے محبت، رحمت، تعاون، عدل، احترامِ باہمی اور ذمہ داری کے اصولوں پر قائم کیا ہے۔ قرآنِ کریم نے میاں بیوی کے تعلق کو سکون، مودت اور رحمت کا ذریعہ قرار دیا، جبکہ سنتِ نبوی ﷺ نے خاندان کے ہر فرد کے حقوق و فرائض کی وضاحت کر کے ایک متوازن اور پائیدار خاندانی نظام کی بنیاد فراہم کی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات میں خاندان کو محض چند افراد کے اجتماع

* Lecturer, Department of Islamiat, Federal Urdu University of Arts, Science & Technology, Islamabad.
Email: drshaziarasheedabbasi@gmail.com
** Lecturer Islamic Studies & Tarjuma Tul Quran, Kips College Khanna Pul Islamabad.
Email: drfarahjabeen1@gmail.com

کے بجائے ایک تربیتی، اخلاقی اور سماجی ادارہ تصور کیا گیا ہے، جو فرد کی شخصیت سازی، دینی تربیت اور معاشرتی استحکام میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ عصر حاضر میں تیز رفتار سماجی، معاشی، سائنسی اور تکنیکی تبدیلیوں نے انسانی زندگی کے تقریباً ہر شعبے کو متاثر کیا ہے، جن میں خاندانی نظام بھی سر فہرست ہے۔ صنعتی ترقی، شہری زندگی، معاشی دباؤ، مادہ پرستی، انفرادیت پسندی، سوشل میڈیا کا بے جا استعمال، مغربی ثقافتی اثرات، خاندانی اقدار سے دوری، ازدواجی ذمہ داریوں سے غفلت اور والدین و اولاد کے درمیان بڑھتا ہوا فکری و جذباتی فاصلہ ایسے عوامل ہیں جنہوں نے خاندانی استحکام کو شدید متاثر کیا ہے۔ اس کے نتیجے میں طلاق کی شرح میں اضافہ، گھریلو تشدد، والدین کی نافرمانی، بچوں کی اخلاقی و دینی تربیت میں کمزوری، بزرگوں کی عدم توجہی اور خاندانی تنازعات جیسے مسائل نمایاں صورت اختیار کر چکے ہیں، جو نہ صرف خاندان بلکہ پورے معاشرے کے امن و استحکام کے لیے خطرہ بنتے جا رہے ہیں۔

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہونے کے ناطے ان تمام مسائل کا جامع، متوازن اور قابلِ عمل حل پیش کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات خاندان کی تشکیل، اس کے استحکام اور اس کے تحفظ کے لیے ایسے اصول فراہم کرتی ہیں جو ہر دور میں قابلِ عمل اور مؤثر ہیں۔ باہمی حقوق کی ادائیگی، حسنِ معاشرت، صبر و برداشت، مشاورت، عدل و احسان، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، اولاد کی دینی و اخلاقی تربیت، رشتہ داروں کے حقوق کی پاسداری اور تنازعات کے حل کے لیے حکیمانہ طریقۂ کار اسلام کے ان بنیادی اصولوں میں شامل ہیں جو خاندانی نظام کو مضبوط بنیادیں فراہم کرتے ہیں۔ اگر ان تعلیمات کو صحیح طور پر سمجھ کر عملی زندگی میں نافذ کیا جائے تو عصر حاضر میں خاندانی نظام کو درپیش متعدد مسائل کا مؤثر تدارک ممکن ہے۔ زیرِ نظر تحقیقی مضمون میں عصر حاضر میں خاندانی نظام کو درپیش اہم مسائل کا تجزیاتی مطالعہ کیا جائے گا، ان کے اسباب و عوامل کی نشاندہی کی جائے گی، اور قرآنِ کریم، سنتِ نبوی ﷺ اور اسلامی فقہ کی روشنی میں ان کے عملی اور مؤثر حل پیش کیے جائیں گے، تاکہ ایک مضبوط، متوازن، پُرامن اور اسلامی خاندانی نظام کے قیام میں رہنمائی فراہم کی جا سکے۔

خاندانی نظام کا تصور اور اہمیت

خاندان انسانی معاشرے کی بنیادی اکائی اور اجتماعی زندگی کی پہلی درسگاہ ہے۔ انسان کی اخلاقی، مذہبی، نفسیاتی اور سماجی تربیت کا آغاز خاندان ہی سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے خاندانی نظام کو غیر معمولی اہمیت دی ہے اور اس کے قیام، استحکام اور بقا کے لیے ایسے اصول وضع کیے ہیں جو ہر دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق خاندان صرف چند افراد کے ایک جگہ رہنے کا نام نہیں بلکہ ایک ایسا مضبوط سماجی ادارہ ہے جو محبت، رحمت، تعاون، عدل، ایثار اور ذمہ داری کے اصولوں پر قائم ہوتا ہے۔ اگر خاندانی نظام مضبوط ہو تو معاشرہ امن، استحکام اور خوش حالی سے ہم کنار ہوتا ہے، جبکہ خاندانی نظام کی کمزوری پورے معاشرے کے اخلاقی اور سماجی انتشار کا سبب بنتی ہے۔ قرآنِ مجید نے خاندانی نظام کی بنیاد نکاح کو قرار دیا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانیوں میں شمار کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً۔ "[1]

"اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔"

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں ازدواجی تعلق کی بنیاد محض جسمانی یا معاشی ضرورت نہیں بلکہ سکون، محبت اور رحمت ہے۔ یہی تین عناصر ایک مضبوط اور پائیدار خاندانی نظام کی اساس ہیں۔ مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے درمیان ایسی فطری محبت پیدا فرمائی ہے جس کے ذریعے خاندان استحکام حاصل کرتا ہے۔[2]

اسلام نے خاندان کو ایک مقدس ادارہ قرار دیتے ہوئے نکاح کی ترغیب دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ۔" [3]

"اے نوجوانو! تم میں سے جو نکاح کی استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرے۔"

یہ حدیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ اسلام ایک منظم اور پاکیزہ خاندانی نظام کی تشکیل کو انسانی معاشرے کی بنیادی ضرورت قرار دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں خاندان صرف میاں بیوی تک محدود نہیں بلکہ والدین، اولاد، بہن بھائی، دادا دادی، نانا نانی اور دیگر رشتہ دار بھی اس نظام کا حصہ ہیں۔ قرآنِ کریم نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کو اپنی عبادت کے فوراً بعد ذکر کیا ہے:

"وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا۔" [4]

"اور تمہارے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔"

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ خاندانی نظام میں والدین کا مقام نہایت بلند ہے اور ان کی خدمت و اطاعت اسلامی معاشرت کا بنیادی اصول ہے۔[5] اسی طرح اسلام نے اولاد کی دینی، اخلاقی اور تعلیمی تربیت کو والدین کی بنیادی ذمہ داری قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔" [6]

"تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ خاندان کے ہر فرد پر اس کے منصب کے مطابق ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ شوہر، بیوی، والدین اور اولاد سب ایک

---

1 سورۃ الروم، 21:30

2 ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، دار طیبۃ، ریاض، 1999ء، ج::6، ص::309

3 محمد بن إسماعیل البخاری، الج:امع الصحیح، کتاب ا لنکاح، باب من استطاع الباءۃ فلیتزوج:، دار طوق النج:اۃ، بیروت، 1422ھ، حدیث نمبر:5066

4 سورۃ الإسراء، 23:17

5 القرطبیؒ، الج:امع لأحکام القرآن، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 2006ء، ج:13، ص:53

6 محمد بن إسماعیل البخاری، الج:امع الصحیح، کتاب الأحکام، باب قول اللہ تعالیٰ: أطیعوا اللہ و أطیعوا الرسول و أولي الأمر منکم، حدیث:7138

دوسرے کے حقوق کے محافظ ہیں۔ جب ہر فرد اپنی ذمہ داری پوری کرتا ہے تو خاندان امن، محبت اور باہمی اعتماد کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ خاندانی نظام کی اہمیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ انسانی شخصیت کی تعمیر کا بنیادی مرکز ہے۔ بچے کی پہلی تربیت گاہ اس کا گھر ہوتا ہے، جہاں وہ اخلاق، تہذیب، گفتگو، احترام، دیانت داری، تعاون اور دینی اقدار سیکھتا ہے۔ اگر خاندان صالح ہو تو معاشرے کو صالح افراد میسر آتے ہیں، اور اگر خاندان میں اخلاقی کمزوری ہو تو اس کے منفی اثرات پورے معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں۔ اسی لیے قرآنِ کریم اہلِ ایمان کو حکم دیتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا-"[7]

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔"

اس آیت میں اہلِ خانہ کی دینی و اخلاقی تربیت کو والدین کی بنیادی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے۔[8]

اسلام نے صلہ رحمی کو بھی خاندانی نظام کی مضبوطی کا اہم ذریعہ قرار دیا ہے۔ رشتہ داروں سے حسنِ سلوک، باہمی تعاون، ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہونا اور ضرورت کے وقت مدد کرنا اسلامی معاشرت کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ-"[9]

"جو شخص: اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرے میں خاندانی تعلقات کو برقرار رکھنا محض سماجی روایت نہیں بلکہ ایک دینی فریضہ ہے، جس پر دنیا و آخرت کی کامیابی کا انحصار ہے۔

مندرجہ بالا دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے خاندانی نظام کو انسانی معاشرے کی اساس قرار دیا ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات محبت، رحمت، عدل، باہمی احترام، ذمہ داری، صلہ رحمی اور اخلاقی تربیت جیسے اصولوں کے ذریعے ایسے خاندان کی تشکیل چاہتی ہیں جو نہ صرف اپنے افراد کی دینی و اخلاقی نشو و نما کا ذریعہ بنے بلکہ پورے معاشرے کے استحکام، امن اور خوش حالی میں بھی مؤثر کردار ادا کرے۔

اسلامی خاندانی نظام کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حقوق اور فرائض کے درمیان مکمل توازن قائم کیا گیا ہے۔ اسلام نے نہ صرف شوہر، بیوی، والدین اور اولاد کے حقوق متعین کیے ہیں بلکہ ہر فرد کو اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا بھی پابند بنایا ہے۔ اس متوازن نظام کا مقصد یہ ہے کہ خاندان کا ہر فرد اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے دوسرے افراد کے حقوق کا احترام کرے، جس کے نتیجے میں باہمی اعتماد، محبت اور سکون کی فضا قائم ہو۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

[7] سورۃ التحریم، 6:66

[8] ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج:8، ص:167

[9] محمد بن إسماعیل البخاری، الج: امع الصحیح، کتاب الأدب، باب من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیصل رحمہ، حدیث:6138

"وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ-"[10]

"اور عورتوں کے لیے بھی دستور کے مطابق ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان پر ذمہ داریاں ہیں، البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے۔"

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے خاندانی زندگی کو عدل اور توازن کے اصول پر استوار کیا ہے۔ مرد کو خاندان کا منتظم بنایا گیا ہے، تاہم اس کے ساتھ اس پر معاشی کفالت، حسنِ معاشرت اور اہلِ خانہ کی ضروریات پوری کرنے کی ذمہ داری بھی عائد کی گئی ہے، جبکہ عورت کو عزت، احترام، تحفظ اور معاشرتی وقار عطا کیا گیا ہے۔[11]

اسلام نے میاں بیوی کے تعلق کو باہمی محبت، حسنِ اخلاق اور خیر خواہی پر قائم کرنے کی تعلیم دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي-"[12]

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔"

یہ حدیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ اسلام میں حقیقی فضیلت کا معیار صرف عبادت نہیں بلکہ اہلِ خانہ کے ساتھ حسنِ سلوک بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی گھریلو زندگی پوری امت کے لیے عملی نمونہ ہے، جہاں شفقت، عدل، برداشت اور محبت نمایاں نظر آتی ہے۔ اسلامی خاندانی نظام میں اولاد کو اللہ تعالیٰ کی نعمت قرار دیا گیا ہے۔ والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور دینی تربیت کا اہتمام کریں تاکہ وہ معاشرے کا مفید اور باکردار فرد بن سکے۔ اسی طرح اولاد پر بھی والدین کی خدمت، احترام اور اطاعت کو لازم قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ-"[13]

"کوئی والد اپنی اولاد کو اچھے ادب سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دے سکتا۔"

یہ حدیث اس امر کی غماز ہے کہ اسلامی تعلیمات میں اولاد کی اخلاقی تربیت کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے، کیونکہ صالح اولاد نہ صرف والدین کے لیے دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بنتی ہے بلکہ معاشرے کی اصلاح میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ خاندان کی اہمیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ معاشی استحکام اور سماجی تعاون کا بنیادی مرکز ہے۔ اسلام نے خاندان کے افراد کو ایک دوسرے کی مالی معاونت، کفالت اور خبر گیری کا حکم دیا ہے۔ والدین، یتیموں، بیواؤں اور ضرورت مند رشتہ داروں کی مدد کو عبادت قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ-"[14]

---

[10] سورۃ البقرۃ، 228:2

[11] الطبری، محمد بن جریر، جامع البیان عن تأویل آي القرآن، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 2000ء، ج:4، ص:536

[12] محمد بن عیسیٰ الترمذی، الجامع، کتاب المناقب، باب فضل أزواج النبي ﷺ، دار الغرب الإسلامی، بیروت، 1998ء، حدیث نمبر: 3895

[13] محمد بن عیسیٰ الترمذی، الجامع، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء في أدب الولد، حدیث: 1952

[14] سورۃ النساء، 36:4

"اور اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور والدین اور قرابت داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔"

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرے میں خاندانی تعاون، قرابت داروں کی مدد اور باہمی خیر خواہی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔[15] اسلام نے خاندان کو صرف دنیاوی آسائش کا ذریعہ نہیں بلکہ دینی، اخلاقی اور روحانی تربیت کا مرکز بھی قرار دیا ہے۔ اگر گھر کا ماحول قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق ہو تو اس کے افراد اعلیٰ کردار، تقویٰ اور دیانت جیسی صفات سے آراستہ ہوتے ہیں۔ ایسے خاندان نہ صرف اپنی اصلاح کرتے ہیں بلکہ معاشرے کی تعمیر و ترقی میں بھی مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے اسلام نے خاندانی نظام کو اسلامی معاشرت کی بنیاد قرار دیا ہے۔ علامہ وہبہ زحیلی لکھتے ہیں کہ اسلام نے نکاح، وراثت، نفقہ، حضانت اور دیگر خاندانی احکام کے ذریعے ایسا مضبوط نظام قائم کیا ہے جو ہر دور کے معاشرتی مسائل کا مؤثر حل پیش کرتا ہے۔[16]

موجودہ دور میں اگرچہ خاندانی نظام مختلف سماجی، معاشی اور ثقافتی چیلنجز سے دوچار ہے، تاہم اسلامی تعلیمات آج بھی اسی طرح قابلِ عمل اور مؤثر ہیں جیسے عہدِ نبوی ﷺ میں تھیں۔ قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل، حقوق و فرائض کی ادائیگی، باہمی احترام، صبر، برداشت، مشاورت، عدل اور محبت جیسے اسلامی اصولوں کو اختیار کر کے خاندان کو دوبارہ مضبوط، پُرامن اور خوشحال بنایا جا سکتا ہے۔ خاندانی نظام اسلام کی نگاہ میں انسانی زندگی کا بنیادی ستون ہے۔ ایک صالح خاندان ہی صالح معاشرے کی بنیاد رکھتا ہے۔ اسلام نے خاندانی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے نکاح، حسنِ معاشرت، والدین کے احترام، اولاد کی تربیت، صلہ رحمی، عدل، شفقت، باہمی تعاون اور اخلاقِ حسنہ جیسے اصول عطا کیے ہیں۔ اگر ان تعلیمات کو انفرادی اور اجتماعی سطح پر نافذ کیا جائے تو نہ صرف خاندان مضبوط ہوگا بلکہ معاشرے میں امن، استحکام، محبت اور اخوت کی فضا بھی قائم ہوگی۔ یہی اسلامی خاندانی نظام کا حقیقی مقصد اور اس کی سب سے بڑی اہمیت ہے۔

عصر حاضر میں خاندانی نظام کو درپیش مسائل اور ان کا حل

خاندانی نظام ہر معاشرے کی بنیاد اور اس کے استحکام کا ضامن ہوتا ہے۔ اسلام نے خاندان کو انسانی زندگی کا سب سے اہم سماجی ادارہ قرار دیتے ہوئے اس کی حفاظت، مضبوطی اور بقا کے لیے جامع اصول عطا کیے ہیں۔ تاہم عصر حاضر میں تیز رفتار سماجی، معاشی، ثقافتی اور تکنیکی تبدیلیوں نے خاندانی نظام کو متعدد چیلنجز سے دوچار کر دیا ہے۔ ان تبدیلیوں کے نتیجے میں میاں بیوی کے تعلقات، والدین اور اولاد کے روابط، خاندانی اقدار، باہمی اعتماد اور سماجی ذمہ داریوں میں نمایاں تبدیلی آئی ہے، جس کے باعث خاندانی استحکام کمزور پڑتا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طلاق، گھریلو تشدد، والدین کی نافرمانی، اولاد کی اخلاقی بے راہ روی، بزرگوں سے بے اعتنائی اور رشتہ داریوں کے ٹوٹنے جیسے مسائل مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ ان حالات کا تقاضا ہے کہ ان مسائل کا علمی تجزیہ کیا جائے اور ان کے اسباب کو سمجھ کر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل تلاش کیا جائے۔

---

15 القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج:6، ص:430

16 وہبہ الزحیلی، الفقہ الإسلامی وأدلتہ، دار الفکر، دمشق، 1985ء، ج:7، ص:15

دینی اور اخلاقی اقدار کا زوال

عصر حاضر میں خاندانی نظام کو درپیش سب سے بڑا مسئلہ دینی اور اخلاقی اقدار کا زوال ہے۔ جب خاندان کے افراد قرآن وسنت کی تعلیمات سے دور ہو جاتے ہیں تو محبت، احترام، ایثار، صبر، برداشت اور باہمی تعاون جیسی صفات کمزور پڑ جاتی ہیں۔ مادیت، خود غرضی اور شخصی مفادات خاندانی تعلقات پر غالب آ جاتے ہیں، جس سے اختلافات جنم لیتے ہیں۔ قرآن مجید اہلِ ایمان کو تقویٰ اختیار کرنے اور اپنے اہلِ خانہ کی دینی تربیت کرنے کا حکم دیتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا-"[17]

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔"

مفسرین کے مطابق اس آیت میں والدین کو یہ ذمہ داری دی گئی ہے کہ وہ اپنے اہلِ خانہ کو دینی تعلیم، اخلاقِ حسنہ اور اسلامی آداب کی تعلیم دیں۔[18]

طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح

خاندانی نظام کے لیے ایک سنگین مسئلہ طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح ہے۔ معمولی اختلافات، برداشت کی کمی، معاشی دباؤ، خاندانی مداخلت، سوشل میڈیا کے منفی اثرات اور اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت کے باعث ازدواجی تعلقات جلد ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف میاں بیوی متاثر ہوتے ہیں بلکہ بچوں کی نفسیاتی، اخلاقی اور تعلیمی زندگی بھی شدید متاثر ہوتی ہے۔ اسلام نے اگرچہ ناگزیر حالات میں طلاق کی اجازت دی ہے، لیکن اسے پسندیدہ عمل قرار نہیں دیا۔ قرآن کریم میاں بیوی کو اختلاف کی صورت میں صلح اور مصالحت کی تلقین کرتا ہے:

"وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا-"[19]

"اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان اختلاف کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کے خاندان سے اور ایک عورت کے خاندان سے مقرر کرو۔"

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ازدواجی تعلق کو حتی الامکان برقرار رکھنے اور مصالحت کے تمام ذرائع اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔[20]

سوشل میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی کے منفی اثرات

ڈیجیٹل دور میں سوشل میڈیا اور جدید مواصلاتی ذرائع نے جہاں بہت سے فوائد فراہم کیے ہیں، وہیں ان کے بے جا استعمال نے خاندانی تعلقات

[17] سورۃ التحریم، 6:66

[18] ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، ج:8، ص:167

[19] سورۃ النساء، 35:4

[20] القرطبیؒ، محمد بن احمد، الجامع لأحکام القرآن، ج:6، ص:179

کو بھی متاثر کیا ہے۔ موبائل فون، انٹرنیٹ اور مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارموں پر ضرورت سے زیادہ وقت گزارنے کے باعث اہلِ خانہ کے درمیان براہِ راست گفتگو، باہمی اعتماد اور جذباتی وابستگی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ بعض اوقات غیر اخلاقی مواد، غیر ضروری تعلقات اور پرائیویسی کی خلاف ورزیاں بھی ازدواجی تنازعات کا سبب بنتی ہیں۔ قرآن کریم بے بنیاد شکوک و شبہات، تجسس اور بدگمانی سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ... وَلَا تَجَسَّسُوا۔"[21]

"اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو... اور ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو۔"

یہ آیت آج کے ڈیجیٹل ماحول میں بھی غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ خاندانی زندگی میں بداعتمادی اور بلاوجہ نگرانی اکثر شدید تنازعات کا سبب بن جاتی ہے۔[22]

والدین اور اولاد کے درمیان بڑھتا ہوا فاصلہ

موجودہ دور میں والدین اور اولاد کے درمیان فکری، تہذیبی اور جذباتی فاصلے میں اضافہ بھی خاندانی نظام کے لیے ایک اہم چیلنج ہے۔ مصروف زندگی، جدید طرزِ معاش، تعلیمی دباؤ اور ڈیجیٹل مصروفیات نے خاندان کے افراد کو ایک دوسرے سے دور کر دیا ہے۔ والدین کے پاس اولاد کے لیے وقت کم رہ گیا ہے جبکہ اولاد بھی اپنی دنیا میں مگن رہتی ہے، جس سے باہمی اعتماد اور تربیتی تعلق کمزور پڑ جاتا ہے۔ اسلام والدین کے احترام اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کو بنیادی دینی فریضہ قرار دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا۔" [23]

"تمہارے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔"

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ۔"[24]

"اللہ تعالیٰ کی رضا والد کے راضی ہونے میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی والد کے ناراض ہونے میں ہے۔"

یہ حدیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ والدین کا احترام اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک اسلامی خاندانی نظام کی بنیاد ہے، جبکہ اس سے غفلت خاندانی انتشار کا سبب بنتی ہے۔ ان مذکورہ مسائل سے واضح ہوتا ہے کہ عصر حاضر میں خاندانی نظام مختلف داخلی اور خارجی عوامل کی وجہ سے شدید دباؤ کا شکار ہے۔ دینی و اخلاقی کمزوری، طلاق میں اضافہ، سوشل میڈیا کا غیر ذمہ دارانہ استعمال اور والدین و اولاد کے درمیان بڑھتی ہوئی

---

21 سورۃ الحجرات، 12:49

22 الطبری، محمد بن جریر، جامع البیان عن تأویل آي القرآن، ج:22، ص:299

23 سورۃ الإسراء، 23:17

24 محمد بن عیسیٰ الترمذی، الجامع، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء في رضا الوالدین، حدیث:1899

دوری ایسے بنیادی مسائل ہیں جنہوں نے خاندان کے استحکام کو متاثر کیا ہے۔ان مسائل کے ساتھ ساتھ معاشی دباؤ، گھریلو تشدد، مغربی ثقافتی اثرات، انفرادیت پسندی اور رشتہ داریوں کے کمزور ہوتے روابط بھی خاندانی نظام کے لیے اہم چیلنجز ہیں، جن کا تفصیلی جائزہ آئندہ حصے میں پیش کیا جائے گا۔

معاشی دباؤ اور بے روزگاری

عصر حاضر میں خاندانی نظام کو درپیش اہم مسائل میں معاشی دباؤ، مہنگائی اور بے روزگاری بھی شامل ہیں۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی، محدود آمدنی، بے روزگاری اور غیر متوازن معاشی حالات نے خاندانوں کی زندگی کو شدید متاثر کیا ہے۔ جب خاندان کی بنیادی ضروریات پوری نہیں ہوتیں تو میاں بیوی کے درمیان اختلافات، ذہنی تناؤ اور باہمی بداعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہی معاشی مسائل گھریلو جھگڑوں، طلاق اور بچوں کی مناسب تعلیم و تربیت میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔اسلام نے معاشی ذمہ داریوں کو واضح انداز میں بیان کیا ہے اور شوہر کو اہلِ خانہ کے نفقہ کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ-" [25]

"مرد عورتوں پر نگران ہیں، اس وجہ سے کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔"

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندان کی معاشی کفالت اسلامی خاندانی نظام کا ایک اہم ستون ہے۔ [26]

گھریلو تشدد اور عدم برداشت

خاندانی نظام کو کمزور کرنے والے عوامل میں گھریلو تشدد، سخت رویہ اور عدم برداشت بھی شامل ہیں۔ معمولی اختلافات کو برداشت نہ کرنا، غصہ، بدزبانی اور جسمانی یا نفسیاتی تشدد خاندان کے سکون کو تباہ کر دیتے ہیں۔ اسلام نے میاں بیوی کے تعلق کو رحمت، شفقت اور حسنِ معاشرت پر قائم کرنے کی تعلیم دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي-" [27]

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔"

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جو اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ حسنِ اخلاق اور شفقت کا مظاہرہ کرے۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت اس معاملے میں پوری امت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

مغربی تہذیب اور انفرادیت پسندی کے اثرات

---

[25] سورۃ النساء، 34:4

[26] ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، ج:2، ص:292

[27] محمد بن عیسیٰ الترمذی، الجامع، کتاب المناقب، باب فضل أزواج النبی ﷺ، حدیث: 3895

جدید دور میں مغربی تہذیب، مادیت اور انفرادیت پسندی نے خاندانی نظام کو گہرے طور پر متاثر کیا ہے۔ آزادی کے نام پر خاندانی ذمہ داریوں سے فرار، والدین سے علیحدگی، مشترکہ خاندانی نظام سے دوری اور شخصی خواہشات کو اجتماعی مفاد پر ترجیح دینا ایسے رجحانات ہیں جو خاندانی رشتوں کو کمزور کر رہے ہیں۔ میڈیا اور بعض ثقافتی نظریات نے نکاح، والدین کی اطاعت اور خاندانی وابستگی کی اہمیت کو کم کرنے میں بھی کردار ادا کیا ہے۔ اسلام اس کے برعکس اجتماعیت، باہمی تعاون اور صلہ رحمی کی تعلیم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ-" [28]

"اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو، اور رشتہ داریوں کا بھی خیال رکھو۔"

اس آیت میں رشتہ داریوں کی حفاظت کو تقویٰ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، جو خاندانی نظام کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ [29]

بزرگوں سے بے اعتنائی

عصر حاضر میں ایک افسوسناک رجحان یہ بھی ہے کہ بزرگ والدین کو بوجھ سمجھا جانے لگا ہے۔ بعض خاندانوں میں والدین کو تنہا چھوڑ دیا جاتا ہے یا ان کی ضروریات اور جذبات کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام نے بڑھاپے میں والدین کی خدمت کو عظیم عبادت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا-" [30]

"پس انہیں اُف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑکو، بلکہ ان سے ادب کے ساتھ بات کرو۔"

مفسرین کے نزدیک اس آیت میں والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی انتہائی بلند تعلیم دی گئی ہے، حتیٰ کہ معمولی سی ناگواری کا اظہار بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ [31]

صلہ رحمی کا کمزور ہونا

خاندانی نظام کی مضبوطی کا ایک اہم ذریعہ صلہ رحمی ہے، مگر موجودہ دور میں مصروفیات، مادیت اور ذاتی مفادات کی وجہ سے رشتہ داروں سے تعلقات کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ خوشی اور غمی میں شرکت، ایک دوسرے کی مدد اور باہمی ملاقاتوں کا رجحان کم ہونے سے خاندان منتشر ہو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ-" [32]

---

[28] سورۃ النساء، 1:4

[29] القرطبیؒ، محمد بن احمد، الجامع لأحکام القرآن، ج:5، ص:5

[30] سورۃ الإسراء، 23:17

[31] الطبری، محمد بن جریر، جامع البیان عن تأویل آي القرآن، ج:17، ص:430

[32] مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب صلۃ الرحم وتحریم قطیعتھا، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، بے تا، حدیث نمبر:2556

"رشتہ داری توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔"

یہ حدیث صلہ رحمی کی غیر معمولی اہمیت اور قطع رحمی کی سنگینی کو واضح کرتی ہے۔ عصر حاضر میں خاندانی نظام دینی و اخلاقی کمزوری، معاشی دباؤ، گھریلو تشدد، مغربی ثقافتی اثرات، انفرادیت پسندی، بزرگوں سے بے اعتنائی، صلہ رحمی کے کمزور ہونے اور جدید ٹیکنالوجی کے غیر متوازن استعمال جیسے متعدد مسائل سے دوچار ہے۔ یہ مسائل نہ صرف خاندان کے داخلی استحکام کو متاثر کرتے ہیں بلکہ پورے معاشرے کے امن، اخلاق اور سماجی توازن کے لیے بھی خطرہ بن جاتے ہیں۔ اس لیے ان مسائل کا حل صرف قانونی یا سماجی اقدامات سے ممکن نہیں بلکہ قرآن و سنت کی تعلیمات کو عملی زندگی میں نافذ کرنا ناگزیر ہے۔ یہی اسلامی تعلیمات خاندان کو محبت، رحمت، عدل، صبر، باہمی احترام اور ذمہ داری کے اصولوں پر دوبارہ استوار کر سکتی ہیں۔ یہی وہ بنیاد ہے جس پر ایک مضبوط، پُرامن اور مثالی اسلامی معاشرہ تعمیر ہو سکتا ہے۔

خلاصہ بحث

خاندان انسانی معاشرے کی بنیادی اکائی اور ایک مضبوط، پُرامن اور باوقار معاشرے کی تشکیل کا بنیادی ستون ہے۔ اسلام نے خاندانی نظام کو محبت، رحمت، عدل، باہمی تعاون اور ذمہ داری کے اصولوں پر استوار کرتے ہوئے اس کے ہر فرد کے حقوق و فرائض کو واضح کیا ہے۔ قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی ﷺ میں نکاح، والدین کے احترام، اولاد کی دینی و اخلاقی تربیت، صلہ رحمی، حسنِ معاشرت اور خاندانی استحکام کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے، کیونکہ خاندان ہی وہ ادارہ ہے جہاں انسان کی شخصیت، کردار اور اخلاق کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ تاہم عصر حاضر میں خاندانی نظام مختلف سماجی، معاشی، ثقافتی اور تکنیکی تبدیلیوں کے باعث متعدد مسائل کا شکار ہے۔ دینی اور اخلاقی اقدار کا زوال، طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح، گھریلو تشدد، معاشی دباؤ، بے روزگاری، سوشل میڈیا کا غیر متوازن استعمال، مغربی تہذیب کے اثرات، انفرادیت پسندی، والدین اور اولاد کے درمیان بڑھتا ہوا فاصلہ، بزرگوں سے بے اعتنائی اور صلہ رحمی کے کمزور ہوتے رجحانات ایسے اہم عوامل ہیں جنہوں نے خاندانی استحکام کو شدید متاثر کیا ہے۔ ان مسائل کے نتیجے میں نہ صرف خاندان کا شیرازہ بکھرتا ہے بلکہ پورا معاشرہ اخلاقی، نفسیاتی اور سماجی بحران کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسلام ان تمام مسائل کا جامع، متوازن اور قابلِ عمل حل پیش کرتا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں مضبوط دینی و اخلاقی تربیت، نکاح کو آسان بنانا، میاں بیوی کے حقوق و فرائض کی ادائیگی، والدین کے احترام، اولاد کی مؤثر تربیت، صبر و برداشت، مشاورت، عدل و احسان، صلہ رحمی، جدید ذرائع ابلاغ کے ذمہ دارانہ استعمال اور معاشرتی ذمہ داری کے احساس کو فروغ دینا خاندانی استحکام کے بنیادی ذرائع ہیں۔ اگر اسلامی تعلیمات کو انفرادی، خاندانی اور اجتماعی سطح پر عملی طور پر نافذ کیا جائے تو عصر حاضر میں خاندانی نظام کو درپیش بیشتر مسائل کا مؤثر تدارک ممکن ہے اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے جو محبت، سکون، عدل، اخوت اور باہمی احترام کی اسلامی اقدار کا حقیقی مظہر ہو۔